حج جامع ترین عبادت

مولانا سید تقی رضا عابدی، حیدر آباد

حج اسلامی عبادات کی فہرست میں وہ جامع ترین عبادت ہے جس کی نظیر کسی اور عبادت میں نہیں ملتی۔ قرآن حکیم نے بعض عبادات کی حکمت وافادیت کے پہلو کی جانب اشارہ کیا ہے جیسے نماز کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔'' إنّ الصّلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر'' روزے کے متعلق ارشاد ہوتا ہے'' کتب علیکم الصّیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلّکم تتّقون'' اسی طرح مختلف عبادات کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا گیا لیکن حج کے سلسلے میں جو بات کہی گئی وہ انفرادی حیثیت کی حامل ہے جو اسلام میں حج کی عظمت وفضیلت کو مشخص کرتی ہے۔ چنانچہ حج کے متعلق ارشاد ہوا'' أذّن فی النّاس بالحج... لیشھدوا منافع لھم'' پس اس الٰہی اعلان کے ساتھ حج کی دعوت دی گئی اور جب اس کے افادی پہلو کو بیان کرنا مقصود ہوا تو کسی ایک منفعت کا تذکرہ نہیں کیا گیا بلکہ ارشاد ہوا وہاں منافع کا مشاہدہ کریں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حج ایک جامع ترین عبادت ہے جس میں اجتماعی و انفرادی افادیت مدنظر رکھی گئی ہے اور معنوی منفعت کے ساتھ ساتھ طہارت روحی کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور طہارت بدنی کا بھی فکرونظر بھی پاک کی جاتی ہے اور قلوب کو سکون بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ حج بندہ کا خدا سے ارتباط کا ذریعہ بھی ہے اور خود مسلمانوں کے آپسی اتحاد کا بے نظیر مظاہرہ بھی۔ بندہ کو عرفان الٰہی سے سرشار بھی کیا جاتا ہے اور اس کی ظاہری طاقت کو بڑھاوا دیکر مشرکین کے دلوں میں اس کی ہیبت بٹھادیتا ہے، المختصر یہ کہ حج کی افادیت کو چند جملوں میں سمیٹا نہیں جاسکتا ہے اگر ایک سال کا حج اس کے مقصد اور فلسفہ کو نظر میں رکھ کر کیا جائے تو انفرادی زندگی میں بھی انقلاب برپا ہوسکتا ہے اور اجتماعی حالات بھی تبدیل ہوسکتے ہیں اگر حج کو زندہ کردیا جائے تو ایک سال کا حج پورے مسلمانوں کی تقدیر بدل سکتا ہے۔ حج کے اعمال کا ہر حصہ اپنے دامن میں ایک پیغام لئے ہوئے ہے۔ میقات جو حج کی پہلی منزل ہے۔ لقاء کی وہ چوکھٹ ہے جہاں سے بندہ بارگاہ الٰہی میں داخل ہوتا ہے۔ اس طرح سے کہ جو لباس روز مرّہ کا ہے اس کو بدل دیتا ہے جو اس بات کا اشارہ ہے کہ دنیاوی لباس کو اتار کر اخروی لباس زیب تن کررہا ہے۔ ظاہری لباس کی تبدیلی ہی مقصود نہیں

بلکہ خواہشات مادی اور کثافت باطنی کو نکال کر باہر کرنا اور لباس آخرت یعنی کفن کی مانند لباس زیب تن کر لینا۔ کعبۃ اللہ کا طواف اشارہ کر رہا ہے کہ ہمارا مرکز اور محور ذات الٰہی ہے اور ہم اس کے گرد گھوم رہے اور چکر لگا رہے ہیں ہمارا محور حب دنیا نہیں بلکہ محبت خدا ہے۔ کعبۃ اللہ وہ مرکز ہے جس کے گرد سارے مسلمان گھومتے ہیں ہماری نماز کعبۃ اللہ کے سمت ہوتی ہے ہمارا ذبیحہ خانۂ خدا کی طرف اور یہاں تک کہ جب ہم مرجاتے ہیں تو ہمارا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہوتا ہے۔ اس طواف کے بعد ہمارے تمام مناسک خدا کے ہوجاتے ہیں اور نماز معراج کی منزل پر پہونچ جاتی ہے۔ صفا ومروہ کے درمیان کی سعی ''لیس للانسان إلاّ ماسعیٰ'' کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ انسان کی کوشش وتلاش جاری رہے اور یاد ہے اس ماں کی جو اپنے بیٹے اور لخت جگر کے لئے پانی کی کوشش کر رہی تھی ایک پاکیزہ کے ایمان کی حرارت کی شدت زمین کا کلیجہ چیر کر اس کے اندر سے صاف شفاف اور ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری کر دیتی ہے۔

حج کے دوران عرفات کا میدان جو حشر کے میدان کی یاد تازہ کر دیتا ہے جہاں دنیا کے تمام مسلمان ایک مرکز پر جمع ہوجاتے ہیں قوم وقبیلہ کا فرق مٹ جاتا ہے گورے کالے امیر غریب غلام وآقا اونچ نیچ کا رنگ وزبان کا فرق اور تفاخر ختم ہوجاتا ہے۔ اور تمام معاشرہ مسلمین امت واحدہ میں تبدیل ہوجاتا ہے اور ید اللہ مع الجماعہ کا عکس صاف نظر آنے لگتا ہے۔ ایک خدا کے بندے ایک ماں باپ کی اولاد اور ایک خمیر تراب کے ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ۔قرآن مجید کی یہ آیت یہاں پیش کی جاسکتی ہے کہ یاایّھاالنّاس انّا خلقناکم من ذکرٍوّ انثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم[۱]

ترجمہ: اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور مختلف قوم وقبیلہ قرار دیئے ہیں تاکہ تم پہونچانے جاؤ، یقیناً تم میں اللہ کے نزدیک وہی بہتر ہے جس کے پاس تقویٰ ہے۔

میدان عرفات مسلمانوں کی قوت وطاقت کا بے نظیر اجتماع ہے جو سال میں ایک مرتبہ تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ انسانی سرحدوں کا سمندر اگر سیلاب کی شکل اختیار کرے تو تمام دشمنان خدا کو بہالے جا سکتا ہے پھر روئے زمین پر اسلام ومسلمانوں کا کوئی دشمن ہی باقی نہ رہے۔ یہ اجتماع ایک ایسی کانفرنس ہے جسے بین الملل اور بین الاقوامی کانفرنس کہا جاسکتا ہے یہاں اس بات کا موقع فراہم کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان یک جٹ ہوکر اپنی تقدیر کا فیصلہ کریں۔ اقتصادی مشکلات ہو یا سیاسی مشکلات

ہر مشکل کا حل ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ ایک میدان عرفات تمام مسلمانوں کا مسئلہ حل کرسکتا ہے اور میدان سے لوٹنے کے بعد کوئی قوم اس کے مقابل کھڑی نہیں ہوسکتی ہے۔" انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" کا مصداق بن جائے گی۔

مشعر الحرام کا لق ودق صحرا رات کی تاریکی اور گہرا اندھیرا، فکر ونظر میں ڈوب جانے کی دعوت دیتا ہے لیکن فرصت کے لمحوں کو ضائع کرنے کے بجائے اپنی طاقت میں اضافہ کے لئے ہمیں کنکریاں چننے کا حکم شاید اس لئے دیا گیا ہے کہ اسلحہ کی طاقت بڑھاؤ، اگر اللہ کا لشکر بن جاؤ گے تو وہ ابابیلوں کی مدد سے ابرہہ کے لشکر کو شکست دے دیگا۔

فرصت کے لمحوں میں جان ومال عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اسلحہ کی طاقت بڑھاؤ تاکہ جب دشمن سامنے آجائے تو خالی ہاتھ نہ رہو۔ اور جب دشمن مقابل میں آئے تو سب مل کر اس کا مقابلہ کرنا۔ رمیٔ جمرات حج کی تعلیمات کا وہ اہم ترین حصہ ہے جہاں عملی تربیت دیکر یہ بتایا جارہا ہے کہ دشمن خدا سے راہ ورسم برقرار نہ رکھو بلکہ اس پر پتھر برساؤ۔خواہشات نفس کے بتوں کو گرانے کے ساتھ ساتھ وقت کے شیاطین جیسے ہمارے دور کے شیطان امریکہ واسرائیل ہیں ان پر ٹوٹ پڑو۔ پہلے بڑے شیطان کو مار گراؤ اور اس کے بعد تمام شیاطین کا قلع قمع کردو۔

منیٰ کا قیام بھی شاید اس لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے بھائی ہو تو آپس میں مل جل کر رہنا بھی سیکھ لو۔ ایک دوسرے کی مزاج پرسی کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو احوال پرسی کرو اور جو مدد ہوسکے وہ کرنے کی کوشش کرو ایک چھت کے نیچے رہو ایک ساتھ کھاؤ پیئو اور جینے کا سلیقہ سیکھو۔ ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر رخصت ہو جھگڑا کرکے نہیں، میل ملاپ آشتی اور پیام امن کے ساتھ حج کا اختتام عمل میں آتا ہے۔ خدا مسلمانوں کو سچے حج کی توفیق دے تاکہ انہیں ہر دکھ اور پریشانی سے نجات مل سکے۔

حوالے:

۱۔سورۂ حجرات، آیت ۱۳